## 140506 ـ بیوی نے دھمکی دی کہ اگر خاوند نے اسے طلاق نہ دی تو وہ خود کشی کر لےگی لہذا خاوند نے طلاق دے دی تو کیا یہ مکرہ شمار ہوگا ؟

**سوال**

ایك رات میرے اور خاوند کے مابین جھگڑا ہو گیا اور دوسرے دن صبح بھی رات کے جھگڑے سے میں پریشان تھی تو پھر نئے سرے سے جھگڑا ہو گیا اور اسی پریشانی اور نفسیاتی دباؤ کے تحت میں نے خاوند سے طلاق کا مطالبہ کر دیا اور اسے دھمکی دی کہ اگر اس نے طلاق نہ دی تو میں خود کشی کر لوں گی، لیکن اس نے کہا کہ میں تمہیں طلاق نہیں دونگا کیونکہ خاوند مجھ سے محبت کرتا ہے.
لیکن میں نے اصرار کیا اور اپنے سامنے چھری رکھ لی پہلے بھی ایك بار ایسا ہی ہوا اور میں نے اپنے آپ کو زخمی کر لیا تھی پھر مجھے ہاسپٹل بھی جانا پڑا یہ چار برس قبل کی بات ہے چنانچہ میرا خاوند ڈر گیا کہ کہیں میں پھر وہی کام نہ کر بیٹھوں تو پہلے کیا تھا، اس لیے خاوند نے مجبورا اور غصہ میں تین بار طلاق کے الفاظ بول دیے.
مجھے علم نہیں کہ آیا یہ طلاق صحیح ہے یا نہیں ؟ اور کیا یہ صحیح ہے کہ حدیث میں آتا ہے کہ اگر غصہ کی حالت میں طلاق دی جائے تو یہ طلاق واقع نہیں ہوتی ؟
اگر یہ بات صحیح ہے تو پھر اس کا معنی یہ ہوا کہ ہماری شادی قائم ہے اور طلاق نہیں ہوئی، کیونکہ خاوند نے جو الفاظ کہے تھے وہ مکرہ اور مجبور ہو کر کہے تھے اور اس نے یہ قصدا نہیں کہے برائے مہربانی اس کی وضاحت کریں.

**پسندیدہ جواب**

الحمد للہ.

اول:

ابن ماجہ رحمہ اللہ نے ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" بلاشبہ اللہ تعالی نے میری امت سے خطا و نسیان اور جس پر انہیں مجبور کر دیا گیا ہو معاف کر دیا ہے "

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر ( 2043 ) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابن ماجہ میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" یہ عظیم حدیث ہے، بعض علماء کا کہنا ہے: اسے نصف اسلام شمار کرنا چاہیے، کیونکہ فعل یا تو قصدا اور اختیار کے ساتھ ہوتا ہے یا قصد و اختیار کے بغیر، دوسرا وہ ہے جو خطا اور نسیان یا جبر کے ساتھ واقع ہو، تو یہ قسم بالاتفاق معاف ہے.

علماء کا اس میں اختلاف ہے کہ کیا اس سے گناہ معاف ہے یا حکم یا کہ دونوں اکٹھے ؟ اور حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ آخری چیز ہے، اور اس کے جو خارج ہے مثلا قتل تو اس کی علیحدہ دلیل ہے " انتہی

دیکھیں: فتح الباری ( 5 / 161 ).

اور شاطبی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" جب عمل قصدا ہو تو اس کے ساتھ تکلیفی احکام معلق ہوتے ہیں، اور جب یہ عمل قصد سے عاری اور خالی ہو تو اس سے کوئی چیز متعلق نہیں ہوتی " انتہی

دیکھیں: الموافقات ( 3 / 9 ).

دوم:

امام بیہقی نے " السنن الکبری " میں ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کیا ہے:

" مکرہ کی طلاق نہیں ہوتی "

سنن الکبری للبیہقی حدیث نمبر ( 15499 ) ابن قیم رحمہ اللہ نے اعلام الموقعین ( 3 / 38 ) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور یہ علی اور ابن زبیر اور ابن عمر وغیرہ سلف رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہے.

دیکھیں: مصنف ابن ابی شیبۃ ( 5 / 48 - 49 ) سنن البیہقی ( 7 / 357 - 359 ) مصنف عبد الرزاق ( 6 / 407 - 411 ).

اور جمہور فقہاء کہتے ہیں کہ جب اکراہ شدید ہو تو مکرہ کی طلاق واقع نہیں ہوگی، مثلا قتل اور ہاتھ کاٹنا اور شدید قسم کا زدکوب کرنا وغیرہ، کیونکہ حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" عقل پر پردہ پڑی ہوئی حالت میں نہ تو طلاق ہے اور نہ ہی آزادی "

اور اس لیے بھی کہ سابقہ حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" یقینا اللہ سبحانہ و تعالی نے میری امت سے خطا و نسیان اور جس پر انہیں مجبور کر دیا گیا ہو معاف کر دیا ہے "

اور اس لیے بھی کہ یہ ارادہ و قصد سے منعدم ہے یعنی اس میں ارادہ و قصد نہیں پایا جاتا، تو بالکل مجنون اور پاگل اور سوئے ہوئے شخص کی طرح ہوا، چنانچہ اگر اکراہ ضعیف اور کمزور و قلیل ہو یا مکرہ بہ سے عدم تاثر ثابت ہو جائے تو اختیار موجود ہونے کی بنا پر طلاق واقع ہو جائیگی.

دیکھیں: الموسوعۃ الفقھیۃ ( 29 / 17 - 18 ) اور الموسوعۃ الفقھیۃ ( 22 / 231 ) بھی دیکھیں.

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" مکرہ کی طلاق واقع نہیں ہوگی، اور اکراہ یا تو دھمکی سے حاصل ہوگا یا پھر اس کے ظن پر غالب ہو کہ وہ اسے اس کے نفس یا مال میں نقصان دے گا بغیر کسی دھمکی کے.

اور گمان و ظن پر غالب ہونے سے دھمکی ثابت ہو جائیگی یہ اچھا نہیں، بلکہ صحیح یہ ہے کہ اگر دونوں برابر ہوں تو یہ اکراہ ہوگا، لیکن اگر اسے دھمکی دیے جانے کا خدشہ ہو اور گمان پر غالب ہو کہ نہیں دےگا تو امام احمد کی کلام میں یہ محتمل ہے اگر اس نے جبر کا ارادہ کیا اور طلاق دی تو یہ طلاق واقع ہو جائیگی " انتہی

دیکھیں: الفتاوی الکبری ( 5 / 489 - 490 ).

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

اس کے اور بیوی کے مابین غلط فہمی ہو گئی تو بیوی نے اپنے بہنوئی اور بہن کی موجودگی میں خاوند کا حلق پکڑ لیا اور طلاق کا مطالبہ کرنے لگی تو خاوند نے مجبورا طلاق دے دی اور کہا طلاق طلاق ؟

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا:

" سائل نے بیان کیا ہے کہ اس نے بیوی کو مجبورا یعنی اکراہ کی حالت میں طلاق دی، اور یہ اس وقت جب بیوی نے اس کا حلق پکڑ لیا، چنانچہ اگر تو اس کا ظن غالب تھا کہ بیوی مذاق نہیں کر رہی بلکہ حقیقت میں نقصان دےگی اور اسے خدشہ ہوا کہ اس سے نقصان ہو سکتا ہے اور وہ اسے بیوی کے بات مانے بغیر ختم نہیں کر سکتا یعنی اسے طلاق دیے بغیر تو یہ اکراہ کی حالت میں طلاق ہو گی.

لیکن اگر اس کا یہ فعل اکراہ کی حالت میں نہیں پہنچتا وہ اس طرح کہ بغیر کسی اذیت و تکلیف کے اس سے چھٹکارا حاصل کیا جا سکتا تھا، لیکن اس کے باوجود خاوند نے بیوی کی بات مان کر اسے طلاق دی تو یہ طلاق واقع ہو گئی ہے " انتہی مختصرا

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء ( 20 / 42 ـ 43 ).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کا کہنا ہے:

" طلاق اس وقت واقع ہوتی ہے جب انسان حقیقی ارادہ کرے اور اسے اپنے ہاتھ سے لکھ دے یا پھر طلاق کے ارادہ کے ساتھ زبان سے الفاظ کی ادائیگی کرے، نہ تو اس کی عقل ماؤف ہو اور نہ ہی وہ مکرہ و مجبور ہو تو اس کی طلاق واقع ہو جائیگی " انتہی

دیکھیں: فتاوی نور علی الدرب ( 10 / 359 ).

سوم:

جمہور علماء کہتے ہیں کہ جب مکرہ شخص کے لیے اپنے خون اور مال و عزت کی حفاظت کرتے ہوئے کوئی فعل یا کوئی قول کہنا جائز ہو تو اس کے لیے ایسا کرنا یا کہنا جائز ہے تا کہ وہ اپنے بھائی کے خون یا مال یا عزت کی حفاظت کر سکے.

امام بخاری رحمہ اللہ کا کہنا ہے:

" باب ہے جب کوئی شخص کسی شخص کے متعلق قتل وغیرہ کا خدشہ رکھے تو اس شخص کا قسم اٹھانا کہ وہ اس کا بھائی ہے اور اسی طرح ہر مکرہ شخص جو خوفزدہ ہو ت واس سے ظلم کو دور کیا جائے اور اس کے دفاع میں لڑا جائے اور اسے ذلیل نہ کیا جائے، اگر مظلوم کا دفاع کرتا ہوا لڑے تو اس پر نہ تو دیت ہے اور نہ ہی قصاص.

اور اگر اسے کہا جائے کہ یا تو تم شراب نوشی ضرور کرو یا پھر مردار کھاؤ، یا اپنے غلام کو فروخت کرو، یا قرض کا اقرار کرو، یا ہبہ کرو، یا عقد ختم کرو، یا پھر ہم تمہارے باپ یا اسلامی بھائی کو قتل کریں گے.

اس کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول کافی اور وسیع ہے:

" مسلمان مسلمان کا بھائی ہے "

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" بن بطال کے قول کا خلاصہ یہ ہے:

امام بخاری کی مراد یہ ہے کہ جس کسی نے بھی کسی شخص کو دھمکی دی کہ اگر وہ معصیت و گناہ نہیں کریگا یا پھر اس کے ذمہ قرض نہ ہونے کے باوجود قرض کا اقرار نہ کرے ، یا پھر مرضی کے بغیر کوئی چیز ہبہ نہ کرے، یا

معاہد اور عقد ختم نہ کرے مثلا بغیر اختیار کے طلاق دے یا غلام آزاد کرے تو اس کے والد یا پھر اسلامی بھائی کو قتل کر دیا جائیگا، تو اسے چاہیے کہ جس کی بھی اسے دھمکی دی گئی ہے وہ سب کچھ کر لے تا کہ اپنے باپ کو قتل ہونے سے بچا لے، اور اسی طرح اپنے مسلمان بھائی کو بھی ظلم سے بچائے " انتہی

دیکھیں: فتح الباری ( 12 / 339 ).

اس بنا پر اگر خاوند دیکھتا ہے کہ بیوی اپنے آپ کو قتل کرنے میں مذاق نہیں کر رہی تھی بلکہ وہ حقیقتا یہ کام کر دے گی اور خاص کر جب وہ پہلے بھی ایسا کر چکی ہے جو اس کی دلیل ہے کہ ممکن ہے وہ اپنے آپ کو نقصان پہنچا دے اور جو کہہ رہی ہے اس پر عمل کر لے، تو اس کی دھمکی کے خدشہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے اسے طلاق دے دی اور اس کے ساتھ اس کا اسے طلاق دینے کا ارادہ بھی نہ تھا تو راجح یہی ہے کہ بیوی نے جو کچھ کیا وہ اکراہ کی ایك قسم ہے جو طلاق واقع ہونے میں مانع ہے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" جب کسی انسان کو حرام فعل پر مجبور کیا جائے تو کیا اس کے نتیجہ میں گناہ یا فدیہ یا کفارہ لازم ہوگا ؟

جواب:

اس پر کچھ مرتب نہیں ہوگا، اور اس کی دلیل قرآن مجید میں اللہ عزوجل کا یہ فرمان ہے:

جو کوئی ایمان کے بعد کفر کرے مگر جسے مجبور کر دیا جائے اور اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو، لیکن جو شرح صدر کے ساتھ کفر کرے تو ان پر اللہ کا غضب ہے اور ان کے لیے عظیم عذاب ہے النحل ( 106 ).

چنانچہ جب آدمی کا اکراہ کی حالت میں کفر پر مؤاخذہ نہیں ہے جو کہ سب سے بڑا جرم اور گناہ ہے، تو اس سے کم درجہ کے افعال میں بالاولی عدم مؤاخذہ ہوگا.

سوال:

ایسے شخص کے متعلق آپ کیا کہتے ہیں جس کی بیوی نے اسے طلاق دینے پر مجبور کر دیا اور کہنے لگی: یا تو تم طلاق دو یا پھر وہ اپنے آپ کو قتل کر لےگی، اور جو کچھ کہہ رہی ہے وہ اس کو نافذ کرنے پر قادر ہو، چھری اس کے ہاتھ میں تھی تو اس شخص نے اسے طلاق دے دی تو کیا یہ طلاق واقع ہو گی یا نہیں ؟

جواب:

یہ طلاق واقع نہیں ہو گی کیونکہ وہ مکرہ تھا.

مکرہ یعنی مجبور کیسے تھا ؟

کیونکہ بیوی اپنے آپ کو قتل کرنا چاہتی تھی، اور وہ اس کو نافذ کرنے پر بھی قادر تھی، اور یہ تو اکراہ سے بھی زیادہ شدید ہے، اس لیے ہم کہتے ہیں: طلاق واقع نہیں ہوگی، اور اسی طرح مکرہ پر سب احکام مرتب نہیں ہونگے " انتہی مختصرا

دیکھیں: دروس و فتاوی الحرم المدنی ( 134 ).

اور شیخ رحمہ اللہ سے یہ بھی دریافت کیا گیا:

ایك شخص کی بیوی نے دھمکی دی کہ اگر وہ اسے طلاق نہیں دےگا تو وہ اپنے آپ کو قتل کر لےگی، تو وہ بعض اوقات طلاق کے الفاظ ادا کرنے پر مجبور ہوا تو کیا طلاق واقع ہو جائیگی ؟

شیخ کا جواب تھا:

" اس کی طلاق مکرہ یعنی مجبور کیے گئے شخص کی طلاق ہے، چنانچہ یہ طلاق واقع نہیں ہو گی " انتہی

دیکھیں: ثمرات التدوین من مسائل ابن عثیمین ( 114 ).

خلاصہ یہ ہوا کہ:

سوال میں مذکورہ عورت کو طلاق نہیں ہوئی، کیونکہ اس کا خاوند مکرہ تھا یعنی اس پر جبر کیا گیا تھا اور وہ اسے طلاق دینے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا.

مزید آپ سوال نمبر ( 99645 ) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم .